Please also give mark's out of 20.

Name: Attia Altaf.

Subject: Islamic study.

سوال نمبر 1. اسلام میں آزادی نسواں کے تصور کی وضاحت کریں

1 => تعارف:-

اسلام نے خواتین کو بے مثال روحانی، سماجی، اقتصادی، اور ثقافتی مقام عطا کیا ہے۔ اسلام نے نہ صرف عورت کی مکمل شخصیت کو تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اس کے تمام حقوق کا بھی تحفظ کیا ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان تعلق کے حدود مقرر ہیں۔ اسلام نے عورت کو عظمت اور احترام کا مقام عطا کیا ہے۔ یہ تصور، امن، تسکین اور مسرت کے قیام اور نسل انسانی کے تسلسل اور ترقی کے لیے بہت ضروری ہے۔ خواتین کے حقوق قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں۔ اس کے علاوہ اجتہاد، اسلامی عمارت میں ایک متحرک اصول، دورِ جدید کے بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں سے ہم آہنگ اسلامی تعلیمات کی تشریح نو کا ایک مصدقہ ذریعہ ہے۔ لہذا اجتہاد آج کے دور میں خواتین کے مقام اور مرتبے کو مزید بلند کر سکتا ہے۔

2 => اسلام میں عورت کا مقام و حقوق:-

اولین فیمنسٹ میری وولسٹون کرافٹ کی کتاب "A vindication of the Right of Women" کی اشاعت سے گیارہ صدیاں پہلے اسلام نے عورت کو مکمل شخصیت کو تسلیم کر لیا تھا۔ جسے یورپ نے محروم رکھا تھا۔ ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی دنیا میں اعلانِ الٰہی کی گونج صحرائے عرب کی وسعتوں کے لیے تازگی اور انسانیت کے لیے عالمگیر پیغام لے کر ابھری۔

يا ايها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة و
خلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء ۔

ترجمہ:-

"لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے
پیدا کیا اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے
مرد اور عورت پھیلا دیئے۔"

اس آیت مبارکہ کے بارے میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ فرمانِ الٰہی کے علاوہ کوئی تحریر و دستاویز موجود نہیں جو خواتین کے تمام انسانی پہلوؤں کا احاطہ اتنی حیرت انگیزی، جامعیت، فصاحت، بلاغت، گہرائی اور نفاست کے ساتھ کرتی ہو۔

3 ←

اسلام میں عورت کا سماجی مقام:

اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق عورت ایک مکمل انسانی وجود رکھتی ہے۔ اور مرد و عورت کی روحیں بالکل یکساں ہیں۔ لہٰذا ہر لحاظ سے مرد اور عورت بالکل یکساں ہیں۔ اسلام نے عورتوں کو مردوں کی طرح، زندگی، جائیداد، عزت اور عظمت کے حقوق عطا کیے ہیں۔ وہ ایک قابلِ عزت مخلوق ہے اور کسی کا حق نہیں کہ اس میں خامیاں تلاش کریں اور پیٹھ پیچھے برائی کرے۔
ارشاد خداوندی ہے کہ:

ترجمہ:-

"مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔"
(الحجرات)

6. دینی فرائض میں خصوصی رعایت:۔

فرائض دینی جیسے کہ پڑھنا، نمازیں، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی مد میں عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن کچھ خاص معاملات میں عورتوں کو مردوں پر سہولت ہے۔ حمل اور بچے کی شیرخوارگی کے دوران، اگر بچے کی صحت و زندگی کے لیے کوئی خطرہ ہو تو روزہ چھوڑنے کی سہولت ہے۔ اور قضا روزے کو اپنی مرضی سے کبھی بھی رکھ سکتی ہے۔ تاہم درج بالا وجوہات کی بنا پر قضا ہونے والی نمازوں کی قضا ضروری نہیں ہے۔

7. بحیثیت طفل اور بالغ:۔

کچھ عرب قبائل میں دختر کشی کی رسم کی قبولیت کے باوجود، قرآن مجید نے اس رسم سے منع فرمایا اور اسے قتل کے مترادف قرار دیا۔

واذا الموءدۃ سئلت ۔ بای ذنب قتلت۔

ترجمہ: "اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنائی گئی ہو پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی؟" (التکویر)

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

"

جس کی کوئی بیٹی ہو، اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اس کو تکلیف نہ پہنچائے بیٹوں کو اس پر فوقیت نہ دے تو خدا اسے بہشت میں داخل کرے گا" (ابن حنبل)

8. بحیثیت زوجہ:۔

قرآن صریح وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ شادی ایک سماجی ضرورت ہے۔ اور اس کا مقصد انسانی زندگی کی بقا کے ساتھ ساتھ روحانی بلندگی اور جذباتی قربت کو تسکین حاصل کرنا ہے۔ بھلائی اور اس کی بنیاد محبت اور ہمدردی ہیں۔

ومن ایتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔

ترجمہ: "اور اسی کے نشانات میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی"

7. اپنی مرضی سے شریکِ حیات کے انتخاب کا حق:۔

اسلامی قوانین کے مطابق کسی بھی عورت کو اس کی مرضی کے خلاف شادی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک لڑکی آئی اور شکایت کی کہ اس کے باپ نے اس کی مرضی کے بغیر اس کی شادی کر دی ہے۔ تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اختیار دیا (شادی کو قبول یا رد کرنے کے درمیان)۔ دوسری روایت میں لڑکی نے کہا درحقیقت مجھے شادی قبول ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ ساری عورتیں جان لیں کہ والدین کو حق نہیں کہ ان کی مرضی کے بغیر اس کی شادی کرائیں۔ (ابن ماجہ)

8. حق مہر شادی کا تحفہ:۔

باقی سارے حقوق کی فراہمی کے علاوہ اسلام میں خواتین کے حق مہر کے بارے میں خصوصی فرمایا ہے۔ کہ حق مہر جو کہ شادی کے تحفے کے طور پر شوہر ادا کرتا ہے۔ کو معاہدہ نکاح میں اس طرح شامل کیا جائے تاکہ اس کی ~~ملکی~~ ملکیت شوہر یا باپ کو منتقل نہ ہو سکے۔ اسلام میں مہر کا جو تصور ہے۔ وہ عورت کی حقیقی یا علامتی قیمت نہیں جیسا کہ کچھ ثقافتوں میں ہوتا ہے بلکہ یہ محبت و الفت کا تحفہ ہے۔

9. طلاق / خلع کا حق:-

اسلام سے قبل عورت کو اپنے شوہر سے جس نا پسندیدہ

کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ سے آزادی حاصل کرنے کا یہ سماج کے ٹھیکیدار

دھن بکروں میں سرگرداں ہونا پڑتا تھا۔ کیونکہ کوئی قانون موجود

نہیں تھا۔ جو عورت کو اپنے شوہر کو چھوڑ کر آزادی اور علیحدگی کا حق

دیتا۔ اسلام مرادوں و منافقت کے ساتھ عورت کو یہ حق دیتا ہے کہ

وہ جب بھی چاہے اپنے حق کو استعمال کر سکتی ہے۔ اگر شادی کے معاہدے

کی رو سے اجازت ہو تو عورت بھی مردوں کی طرح اپنے شوہر کو عدالت سے

رجوع کیے بغیر طلاق دے سکتی ہے۔

10. بحیثیت ماں:-

اسلام میں خدا کی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ

مہربانی کو دوسرا درجہ دیا گیا ہے۔

ووصينا الانسان بوالديه حملته امه وهنا

على وهن وفصله فى عامين ان اشكرلى ولوالديك.

ترجمہ:- اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ

میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو

برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (یہ بھی) اس کے ماں باپ

کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں

باپ کا بھی۔

(لقمان)

11. اقتصادی پہلو:-

کسی بھی معاشرے کی تہذیب کے معیار کا

پیمانہ اس معاشرے میں خواتین کا مقام و مرتبہ ہوتا ہے۔ اسلام

نے عورت کو وراثت، ملکیت اور کاروبار کے حقوق عطا کر دیں

(a) خود مختار ملکیت کا حق:-

اسلام نے عورت کو اپنی خود مختار ملکیت کے حق کا فرمان جاری کیا جبکہ اسی حق سے عورت قبل از اسلام اور بعد از اسلام (یہاں تک کہ موجودہ صدی تک) محروم رہی ہے۔ اسلامی قوانین کے مطابق عورت کا دولت جاگیر اور دوسری جائیدادوں کا حق مکمل تسلیم شدہ ہے۔ اور اس حق میں کوئی تبدیلی نہیں خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

(b) خواتین کی ملازمت:-

خواتین کے ملازمت کے حصول کے حق کے حوالے سے اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے۔ جو کہ عورت کو ملازمت کی تلاش سے روکتا

(c) عورت عورتوں کی وراثت:-

اس کے علاوہ اسلام نے عورتوں کو وراثت کا حق عطا کیا حالانکہ کچھ تہذیبوں میں اسے خود وراثت سمجھا جاتا۔ اس کا حصہ مکمل اسی کا ہوتا ہے۔ جس پر کوئی بھی بشمول اس کے شوہر اور باپ کے کسی طرح کا دعوی دار نہیں ہو سکتا۔ جدید ترکی، تیونس اور مراکش میں عورتوں کو وراثت میں برابری کے حقوق حاصل ہیں۔ اسی طرح حنفی فقہ کے مطابق اگر باپ زندگی میں ہی اپنی جائیداد اولاد میں تقسیم کرنا چاہے۔ تو اس پر فرض ہے کہ وہ بیٹوں میں برابر تقسیم کرے۔

12. سیاسی پہلو:-

اسلامی تعلیمات میں عورتوں کو مردوں کے برابر سیاسی حقوق حاصل ہیں۔ اس میں سیاسی تقرری اور الیکشن کے حقوق شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں عوامی معاملات میں عورتوں کی شرکت بھی شامل ہے۔ قرآن مجید اور تاریخ اسلام میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جس میں خواتین نے بہت اہم مباحثوں میں

حتیٰ کہ یہاں تک کہ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مشاورہ کیا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن کا سیاسی کردار تاریخ میں بہت نمایاں ہے۔

13۔ دورِ جدید میں مسلم اکثریتی ممالک کی خواتین سربراہانِ مملکت:-

جدید دور میں پاکستان پہلا مسلم اکثریتی ملک بنا جہاں ایک منتخب خاتون حکومت کی سربراہ بنی، وہ محترمہ بے نظیر بھٹو تھیں۔ اسی طرح بنگلہ دیش ایسا ملک ہے۔ جہاں 1991 میں خالدہ ضیاء کے بعد ملے کر ہے سے مسلسل خواتین حکومت کی سربراہی کر رہی ہیں۔ ماضی میں دو دہائیوں تک کئی ممالک کو جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے خواتین سربراہ چلاتی رہیں ان میں انڈونیشیا، کوسووو، بنگلہ دیش اور دیگر شامل ہیں۔

14۔ مسلمان عورت کا دائرہ کار:-

عورت کے دائرہ کار کے حوالے سے چند ضروری امور کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔ عورت کو گھر کی ملکہ بنایا گیا ہے۔ مال کمانے کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے اور اس مال سے گھر کا انتظام کرنا اس کا کام ہے۔ ارشاد رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:-

المراۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وھو مسئولۃ۔ (بخاری)

"عورت اپنے شوہر کے گھر کی حکمران ہے۔ اور وہ اپنی حکومت کے دائرہ میں اپنے عمل کے لیے جواب دہ ہے۔"

ایسے ایسے تمام فرائض سے الگ کیا گیا ہے جن کا تعلق گھر کی چار دیواری سے باہر ہے جیسے:

اس پر نمازِ جمعہ واجب نہیں۔ (ابوداؤد)

پردے کے احکامات:- 15

پردے کے حوالے سے سورۃ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ترجمہ: "اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں کو یہ حکم دے دو۔ (گھر سے نکلتے وقت) اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے چہروں پر لٹکائے رہیں، یہ پردہ ان کی شناخت کے لیے بہت قریب ہے۔"

حجاب کا لفظ کے حوالے سے

مفسر قرآن علامہ رسول سعیدی رقم طراز ہیں:

"حجاب سے مراد وہ وسیع و عریض چادر ہے۔ جس سے عورت تمام جسم کو ڈھانپ لیتی ہے۔"

حقوق نسواں کی موجودہ تحریک اور عورت کے حقوق:- 16

مغرب میں عورتوں کے حوالے سے جو تحاریک پیدا ہوئیں ان کا ایک خاص سماجی پس منظر ہے۔ قدیم زمانے میں مشرق اور مغرب عورتوں پر ظلم کے حوالے سے برابر تھے۔ ہندوستان کے معاشرے میں عورت کو مرد کے مرنے پر ساتھ "ستی" کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام کی روشن تعلیمات کے بعد پوری دنیا میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے آگاہی پیدا ہوئی۔ کچھ معاشروں میں اسلام کے عطا کردہ حقوق زیادہ پیمانے پر عورتوں کو حاصل ہوئے۔ اور کچھ معاشروں میں صورت حال ابھی بھی خراب ہے۔ مسلمان معاشروں کو مغرب کی طرف نہیں بلکہ اسلام کی طرف دیکھنا چاہیے۔

خلاصہ بحث:- 17

اسلام نے عورتوں کو جان، مال، عزت، تعلیم کا

اور روزگار کے حوالے سے حقوق عطا کیے ہیں۔ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں ان کے مقام کو نہ صرف بیان کیا ہے۔ بلکہ عملاً بھی عزت دی ہے۔ لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ ناانصافیاں اور سماجی ناہمواریاں ابھی تک موجود ہیں۔ ان ناانصافیوں اور ناہمواریوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ مسلمان بڑے فخر سے اس کو اس طرح بیان کر سکتے ہیں کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات اقدس ہی انسانی تاریخ میں وہ بے مثل اور بے مثال ذات ہے۔ جن کے ذریعے نہ صرف خواتین کو بلکہ معاشرے کے اندر کمزور اور پسے ہوئے تمام طبقات کو حقوق میسر آئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ سیرت طیبہ کے مطالعہ کو عام کیا جائے اور خطبہ حجۃ الوداع کے انسانی حقوق کے چارٹر کو عملاً نافذ کیا جائے۔